

جاتا ہے، لہذا لگا ہوں کے مجموعے کو گلدستہ قرار دے دیا۔

۳۔ شرح : اے خدا ! محبت کے کان میں انتظار کا وہ منتر کس نے پھونک رکھا ہے، جسے تمنا کہا جاتا ہے؟

تمنا کو افسون انتظار کہنا ایک ایسا ادبی معجزہ ہے، جو صرف مرزا غالب سے ممکن تھا۔ تمنا کا مطلب ہی یہ ہے کہ انسان آرزو پوری ہونے کے انتظار میں الجھا رہے، لہذا اسے افسون انتظار کہا، یعنی ایسا منتر، جو انسان کو انتظار پر ہمہ تن آمادہ کر دیتا ہے اور اس منتر کا اثر اس وقت تک باقی رہتا ہے، جب تک تمنا پوری نہ ہو جائے۔

حقیقی محبت وہ ہے، جو ہر تمنا اور ہر آرزو سے پاک ہو۔ مرزا فرماتے ہیں کہ محبت کے کان میں تمنا کا منتر کس نے پھونکا؟ جہاں تمنا آئی، اپنی غرض آئی، حقیقی محبت ناپید ہو گئی۔

۴۔ شرح : غریب الوطنی کے درد نے اس درجہ پریشان کر رکھا ہے کہ صحرا کو، جو بہر حال ایک مشیتِ خاک ہے، سر پر ڈال لوں تاکہ نہ صحرا باقی رہے، نہ غریب الوطنی، دونوں دکھ ختم ہو جائیں۔

۵۔ لغات۔ عنان گسیختہ : بگ ٹٹ۔ سرپٹ، بے قابو۔

شرح : محبوب کے دیدار کی حسرت دل میں موجود ہے۔ آنکھوں سے آنسو بہ رہے ہیں۔ ایسا معلوم ہے کہ ان آنکھوں میں شوق کا ایک بگ ٹٹ اور بے قابو طوفان اُمنڈ آیا ہے، جسے سمندر کہنا چاہیے۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں : ”عنان گسیختہ“ اس شعر میں لفظ نہیں، الماس جڑ دیا ہے۔ جب دوسری زبان پر ایسی قدرت ہو، جب کہیں اپنی زبان میں اس کے الفاظ لانا حسن رکھتا ہے اور شوقِ عنان گسیختہ سے مجازاً جوشِ اشک مقصود ہے، کیونکہ یہاں مسبب کے محل پر سبب کو مجازاً استعمال کیا ہے۔

۶۔ شرح : عیش کے پھول کھلنے پر آمادہ ہیں اور عام پھولوں کی طرح